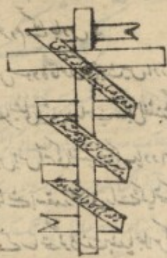


نور افشاں



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ مع محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۱۳ جلد ۱ | لودیانہ ۲۹ مارچ ۱۸۸۳ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

امیر کابل نے شنوار یونکو مغلوب کرلیا ہے = افریدیوں کے علماء نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ جو افریدی انگریزی ملازمت میں مرجائیگا اُسکے جنازے کی نماز نہیں ہوگی = روس کی تازہ فوج کا ایک حصہ عاشق آباد کی طرف آرہا ہے = مفسدان ایرلنڈ وزیراعظم انگلستان کے جانی دشمن ہورہے ہیں = فوجی خرچ کا جو تخمینہ کیا گیا ہے اُسکی روسے ہندوستان کی فوج پر ۱۷ کروڑ ۱۹ لاکھ ۴۴ ہزار روپیہ سال حال میں خرچ کیا جاویگا = پنجاب میں جدید انتظام فوجی کے مطابق دس ہزار فوج ایسی رہا کریگی جو ہر وقت جنگ کے لئے تیار رہے = انگلستان کی پریوی کونسل کے پریزیڈنٹ نے استعفا دیدیا ہے = لنڈن کا گورنمنٹ بورڈ ایرلنڈ کے مفسدان نے بارود سے اڑا دیا ہے = گورنمنٹ ہند سال حال میں اڑھائی کروڑ روپیہ قرض لیگی = انگریزی قاصد کی ترکمانی سرحد پر سخت آبروریزی کی گئی ہے = خدیو مصر عنقریب انگلستان سے درخواست کرنے والے ہیں کہ بیکر پاشا کے بجائے کوئی اور انگریزی جرنیل ترتیب فوج کے لئے بھیجا جاوے

نیویارک میں موٹے آدمیوں کی نمائش ہورہی ہے = لارڈ رپن صاحب اختتام میعاد حکومت پر ڈیوک بنائے جاینگے = اشانٹی کی گورنمنٹ نے افیون نوشی کا حکماً انسداد کردیا ہے = سندھ کے کمشنر مسٹر مکلوڈ نے خودکشی کرلی ہے = ہندوستان کی حکومت پر سال حال میں ۴۰ کروڑ روپیہ صرف کیا جاویگا = پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات آرٹس میں انگریزی لازمی کی گئی ہے = کانسٹنٹنوپل میں روس کی طرف سے ہمیشہ کے لئے ایک سفیر رہا کریگا = یمن کا گورنر سلطان روم سے مخالف ہوگیا ہے = امریکہ کے کل اخباروں کی آمدنی ۸ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ ہے = سرحدی خبروں سے معلوم ہوا کہ گناری اور ملک دین افریدی خوب زور شور سے باہم لڑرہے ہیں = میسور میں ہائی کورٹ قایم ہوگیا ہے = سلٹ علاقہ آشام میں لوکل سلف گورنمنٹ کے اصول کا عملدرآمد ہوگیا ہے = امریکہ والوں نے کاغذ کے پہیوں کی ریل چلادی ہے = شہنشاہ بیگم جرمنی نے ڈیوک آف کناٹ فرزند حضور قیصر ہند کو فتح مصر میں درجہ اوّل کا تمغہ دیا ہے = لیڈی رپن صاحبہ نے کلکتہ کے گورنمنٹ ہوس میں ۱۴۰۰ بچوں کو ضیافت دی ہے = فرانس کے ایک عالم نے افریقہ کے کنارے پر ایک نئے قسم کا گھڑ اجس سے عمدہ ریشم نکلے دریافت کیا ہے = حاکم مرو نے امیر بخارا کو لکھا ہے کہ روسیوں کی خاطرداری مجھ سے نہیں ہوسکتی ہے کیونکہ وہ میری رعیت پر ظلم کرتے ہیں = جلال آباد کا حاکم امیر کابل کو سالگذاری کا حساب نہیں سمجھاتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر مجھ پر زیادتی ہوئی تو میں بگڑ جاونگا = لالپورہ کا حاکم اور چند فرقہ امیر کابل سے سخت ناراضی ظاہر کررہے ہیں = عرب کے باشندوں نے اتفاق کرلیا ہے کہ سلطان روم کو کسی قسم کا خراج نہ دیا جاوے = علاقہ خاندیس میں بھیلوں نے سخت فتور مچا رکھا ہے = مانٹنگرو کا شہزادہ سلطان روم کے مقابلہ کیواسطے فوج کو آراستہ کررہا ہے = روم میں اب غدر کے ایسے آثار ظاہر ہورہے ہیں کہ تمام سلطنت اُلٹ پلٹ ہوجائیگی = چین کی طرف سے روس میں ایک سفیر گیا ہے تاکہ اِس امر کا فیصلہ ہوجاوے کہ صوبہ کلجا کب تک روس کے تخت میں رہیگا = برہما کی سرحد پر لوٹیروں نے بڑا بھاری فساد برپا کر رکھا ہے = لاہور میں چوریوں کی شکایت معمول سے زیادہ ہورہی ہے = پشاور میں جنگی قواعد کے سال حاضر کی گئی ہے = سوا لاکھ روپیہ کا پلنگ نظام حیدرآباد کے لئے تیار کیا گیا ہے = امیر کابل نے مشتبہ انگریزی جاسوس کو پشاور میں بھیجدیا ہے = پونا کے متصل چالیس ڈاکوؤں نے ۹ ہزار روپیہ کا اسباب

نور افشاں

مسودہ قانون توسیع اختیارات حکام ہندوستانی

بڑے بڑے بالغ نظر اور تجربہ کار یورپین افسران جلیل القدر کی رائے ہے کہ مسٹر البرٹ صاحب کے مسودہ قانون توسیع اختیارات حکام ہندوستانی کی نسبت یورپین غیر ملازمان گورنمنٹ نے جسقدر واویلا اور غل مچایا ہے اس کے عشر عشیر کی بھی ہمیں امید نہ تھی۔ ادہر کونسل واضع قوانین و آئین میں مسودہ مسطور پیش ہوا ادہر اخباروں میں دہائی مچ گئی۔ گو اسمیں شک نہیں کہ اپنے حقوق اور آزادی قائم رکھنے میں ساعی ہونا داخل عیب نہیں ہو سکتا لیکن اس آزادی کے برقرار رکھنے کے لئے دائرہ ادب اور درجہ اعتدال سے قدم باہر نکالنا اور فریق ثانی کی نسبت الفاظ نا ملائم استعمال کرنا اور گورنمنٹ اور واضعان مسودہ قانون پر بیجا اعتراض جڑنا البتہ اصول اتحاد اور عقل کے خلاف اور منافی بنائے محبت ہے۔ جو اصحاب البرٹ صاحب کے بل کے خلاف ہیں انکو پوری پوری آزادی حاصل ہے کہ دلائل قاطعہ و عقلی باتوں سے اس تجویز کی غلطیوں سے گورنمنٹ کو مطلع کریں لیکن دعوی بے دلیل واقعی بے انصافی میں داخل ہے۔ ہم اپنے ہندوستانی بھائیوں کو بھی صلاح دینگے کہ وہ اس امر میں زیادہ جوش و خروش کا اظہار نہ کریں۔ ہندوستانی مجسٹریٹوں کو یہہ اختیار دینا کہ وہ یورپین مجرموں کو بھی سزا دے سکیں عطیہ سرکار ہے گو ہماری یہہ رائے نہیں ہے کہ اس بل کے پاس ہونے سے ہندوستان کو کوئی بڑا بھاری فائدہ پہنچیگا یا پہنچانا منظور ہوگی مگر ہاں اسمیں ذرا شبہ نہیں کہ ہندوستان کے تربیت یافتہ نوجوان جو سول سروس کے امتحان میں کامیاب ہو کر مجسٹریٹی کے اجلاس کو زیب دینگے انسے ہم کو کامل امید ہے کہ باعتبار علم و فضل اور بلحاظ نصفت شعاری وہ ویسا ہی انصاف کرینگے جیسا کہ قوم فاتح کے مجسٹریٹ کرتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب ہندی مجسٹریٹ پریسیڈنسی ٹون میں اس قابل سمجھے جاتے ہیں کہ ہندوستانی اور یورپین مجرموں کو بلا لحاظ مذہب و رنگ سزا دیں تو مفصل کے مجسٹریٹ کیوں اس قابل نہ سمجھے جاویں۔

—— بیل کے کبر میں ٹیکیبہ رزں اور میہتروں کا یہہ لکھنا کہ ہندوستانی مجسٹریٹ بیماری وادندے سکینگے اور جہاری اصلاح ہو سکیگی سمجھنے کے قابل نہ ہونگے بالکل ضعیف رائے ہے جس سے البرٹ صاحب کے مسودہ قانون میں ذرا بھی فرق نہیں آسکتا ہے۔ علی ہذا القیاس انگریزی ملازموں کی یہہ رائے قابل پذیرائی نہیں کہ ہندی مجسٹریٹ انکے باہمی جھگڑے اور رسوم و رواج سے ناواقف ہیں لہذا انکا ماننا محال ہے۔ بعض اخباروں میں چند ایسے خطوط بھی نظر سے گذرے جو یورپین لیڈیوں نے لکھے ہیں۔ ہم اپنی قوم فاتح کی لیڈیوں کو مطمئن کرتے اور با ادب سے کہتے ہیں کہ ہندوستانی مجسٹریٹ تمہاری بہت زیادہ تعظیم کرینگے پس اس مسودے کے پاس ہونے سے انکو تردد کے عوض مسرت حاصل ہونی چاہئے۔

—— یاد رکھنا چاہئے کہ ہندوستانی مجسٹریٹ کے اجلاس میں انہیں یورپین کو جانا پڑیگا جو برٹش قوانین کے خلاف عمل میں لائینگے جنہوں نے کوئی ایسا فعل کیا ہوگا جو برٹش سوسائٹی میں جائز نہیں رکھا جاسکتا۔ عجب ہے یورپین ہو یا ہندوستانی کسی قانون کے سوا اسی کا پابند ہوگا جو حکام یورپین نے وضع کیا ہو۔

واضح ہو کہ گذشتہ سال میں ممبران مجلس لطیف کونسل ہند نے مجوزہ ضابطہ فوجداری میں یہہ شق لگادی تھی کہ ہندی مجسٹریٹ کے اجلاس میں یورپین مجرموں کے مقدمہ نہ دائر ہو سکینگے گر وقت بھی لارڈ ہیبرٹ اور سر ایس وغیرہ نے اسکے خلاف رائے ظاہر کی تھی اور اب گیارہ برس کے بعد حضور لارڈ رپن کے وقت ممبران کونسل موصوف اور اراکین گورنمنٹ نے بکمال ہمت اور انصاف و حق پرستی کے ساتھ یہہ امر تجویز کیا کہ ضابطہ فوجداری سے یہہ شق دور کیا جائے اور اہل ہند جسقدر زیادہ شکریہ ادا کریں کم ہے۔ اس امر کا کماحقہ تحقیق حاصل ہے کہ آنریبل مسٹر البرٹ کا مسودہ قانون بالکل انصاف اور خاص حکمت پر مبنی ہے۔ بھلا مخالفین بل اسکا کیا جواب دے سکتے ہیں کہ آج جو شخص پریسیڈنسی ٹون مجسٹریٹ یورپین مجرموں کے مقدمے سنتے ہیں وہ اگر کل مفصل میں کسی اور بھی اعلی عہدے پر مامور ہوں تو اس اختیار سے کیوں اور کس دلیل سے محروم کئے جاویں۔

مسٹر گپتا نے جنکا نام اس مسودہ قانون کی بحث میں اور بھی زیادہ مشہور ہو گیا ہے سر اشلی ایڈن صاحب سابق لفٹنٹ گورنر بہار و بنگال کی خدمت میں اس امر کی نسبت ایک یادداشت بھیجی تھی اور سر اشلی نے انسے اسقدر اتفاق رائے کیا تھا کہ انکی یادداشت سفارش کے ساتھ گورنمنٹ ہند یا اجلاس کونسل کے روبرو پیش کر دی۔

—— لارڈ رپن صاحب نے ایک سپیچ میں کہا تھا کہ میں صرف یہی نہیں چاہتا کہ جو کچھ کہوں اسکو پورا کروں بلکہ میری دلی خواہش یہہ ہے کہ وعدے سے زیادہ کر دکھاؤں۔ چنانچہ اس کلام کی من کل الوجوہ تصدیق ہو گئی ہے۔

سال گذشتہ میں مہاراجہ سر جوتندر موہن ٹیگور نے کونسل میں بھی بحث چھیڑی تھی کہ ضابطہ فوجداری سے وہ دفعہ دور کیجاویں جسمیں ہندی مجسٹریٹوں کے اختیار کم رکھے گئے ہیں اور لارڈ رپن صاحب نے اسکے جواب میں فرمایا تھا کہ ہم اس بحث کو واقعی قابل پذیرائی سمجھتے ہیں لیکن بعد غور کامل اسپر رائے دینگے چنانچہ اس مرتبہ لارڈ ممدوح الیہ نے اسپر غور کامل کیا اور مسودہ قانون اب زیر تجویز ہے۔

—— واقعی ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مخالفین بل کو کس امر کا خوف اور ضابطہ فوجداری کا ماحصل یہہ ہے کہ عموماً اس سے کہ اگر ہندی مجسٹریٹوں سے کوئی امر خلاف قانون سرزد ہوگا تو اپیل کا دروازہ کھلا ہوا ہے اس دلیل کا کچھ جواب ہی نہیں کہ ہندی چونکہ ہندی ہیں لہذا ان اختیارات سے محروم رکھے جائیں۔

—— ہمکو امید ہے کہ ہمارے ملک کے نامی گرامی جلسے لارڈ رپن کی گورنمنٹ اور آنریبل ممبران کونسل کا تہ دل سے شکریہ ادا کرینگے۔

لودیانہ کا بورڈنگ اسکول عیسائی لڑکوں کے لئے

ناظرین کو واضح ہو کہ ۱۸۸۸ء عیسوی میں لودیانہ مشن کیطرف سے ایک مدرسہ واسطے عیسائی لڑکوں کے شہر لاہور میں جاری کیا گیا تھا۔ یہہ مدرسہ پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چلتا رہا جبتک کہ صاحب موصوف بیمار ہو کر ولایت چلے گئے اور یہہ ۱۸۸۸ء میں ہوا۔ بعد اسکے مدرسہ کے لڑکے مقام لودیانہ باہتمام پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب جمع ہوئے اور ۱۸۸۹ء تک یہہ مدرسہ جاری رہا مگر بسبب اسباب کے کہ کئی ایک پادری بیمار ہوئے اور کسیکو فرصت نہ رہی کہ اس کام کو بخوبی چلاوے۔ مشن کو مناسب معلوم ہوا کہ اس مدرسہ کا کام ملتوی رکھا جاوے جبتک کہ مدد کے لئے اور پادری صاحبان ولایت سے بھیجے جاویں +

اس ہی موقع پر ملک امریکہ کے پرسبٹیرین کلیسیا کی عورتوں نے اسبات کو قبول کر لیا کہ ہم لودیانہ کے عیسائی لڑکوں کے بورڈنگ سکول کے لئے واجبی عمارات بنواوینگی چنانچہ اُنہوں نے روپیہ دینیکا وعدہ کیا +

اس مدد کے وسیلہ سے ہم نے ایک ایسی عمارت بنائی ہے کہ جسمیں کم سے کم ۶۰ لڑکے رہ سکتے اور جنمیں تعلیم دینیکا سامان بھی ہو سکیگا۔ رفتہ رفتہ اور عمارات بنوائی جائینگی چنانچہ **اطلاع دیجاتی ھے** کہ لودیانہ کا بورڈنگ اسکول یکم اپریل سے پھر کھولا جائیگا +

اس مدرسہ کی خاصکر دو شاخیں ہونگی۔ یعنے اوّل شاخ تعلیم جسمیں لڑکوں کو وہ کتابیں جنکا پڑھنا انٹرنس گرامینیشن یونیورسٹی کلکتہ یا پنجاب کے لئے درکار ہوگا پڑھائی جائینگی +

دوسری شاخ تعلیم و حرفت۔ اسمیں لڑکے نہ صرف پڑھینگے مگر ساتھ پڑھنے کے کسی قسم کا ہنر بھی سیکھینگے۔ ارادہ ہے کہ یہہ لوگ ۳ گھنٹہ روز پڑھائے جائینگے اور ۴ گھنٹہ تک اپنی کام کرنا سیکھینگا + پیشہ ہائے مندرجہ ذیل سکھلانیکے واسطے بندوبست کیا گیا ہے +

کمپازیٹر کا کام اور چھاپنا۔ لیتھوگرافک کا کام۔ خوشنویسی۔ جلد گری۔ نجاری۔ ننیا۔ حلیچہ۔ اور درزی کا بننا۔ باغبان کا کام انگریزی جوتی کے بنانیکا کام +

اور کام کے لئے بھی بندوبست کیا جائیگا +

اس تجویز سے اُن لڑکوں کے لئے جو کسی سبب سے بڑا علم حاصل نہیں کر سکتے تو ہنر و حرفت کے وسیلہ سے معاش و گذارہ کا حیلہ ہو جائیگا جسکے سبب سے وے اپنے ہموطنوں کیواسطے فائدہ اور عزت کا باعث ہونگے۔ علاوہ اسکے بعض لڑکوں کو جنکے ماباپ غریب ہوں کسی طرح علم حاصل کرنے کی ایک صورت ہوتی ہے +

ہماری خواہش ہے کہ ہر قسم کے لوگوں کے لئے تجویز علم و گذارہ کی ہووے جس سے مراد ہم کھانے پینے اور رہنے کے لئے دو قسم کا سامان رکھینگے جنکا متفرق خرچ فہرست مندرجہ ذیل سے معلوم ہوتا ہے +

قسم اوّل

واسطے ایک لڑکے کے کھانا و پینا و تعلیم فی ماہ ۵ جب ایک خاندان کے دو لڑکے ہوں تو فی لڑکا فی ماہ ۴ +

قسم دوم

واسطے ایک لڑکے کے کھانا پینا و تعلیم فی ماہ ۳ جب ایک خاندان کے دو لڑکے یا زیادہ ہوں تو فی لڑکا للعہ +

جن لڑکوں سے اس سے کم خرچ لیا جاوے تو انکو تعلیم و حرفت کے صیغہ میں داخل ہونا پڑیگا اور جو کچھ فائدہ انکی محنت سے حاصل ہو تو اسکول کو پہنچیگا +

ضروری شرطیں

۱۔ داخلہ فیس کسی سے نہ لیا جاویگا +

۲۔ ماہواری خرچ یا فیس پیشگی سے لیا جاویگا +

۳۔ جو لڑکے ۱۵ برس سے زیادہ ہوں تو اکثر داخل نہیں ہونگے

۴۔ مدرسہ میں ۱۵ اگست سے ۱۵ اکتوبر تک تعطیل ہوا کریگی اور نیز ۱۵ دن کیواسطے کرسمس کے وقت +

۵۔ جب لڑکے کسی مہینے کی پندرھویں تاریخ کے پیشتر داخل ہوں تو اس مہینے کا پورا خرچ دینگے اور جو پندرھویں کے بعد داخل ہوں تو آدھے مہینے کا خرچ دینگے +

سامان ضروری واسطے طلبہ

رضائی ایک۔ کمبل یا دوشالہ ایک۔ تکیہ ایک۔ اور دو غلاف۔ چار چادر پلنگ کی۔ دو جوڑے جوتے۔ چار انگے جنمیں سے ایک تو گرم ہوگا۔ چار کرتے۔ چار پاجامے۔ رومال ۶۔ چار تولئے دو پگڑی۔ یا دو ٹوپی۔ چار چکن +

تنبیہ کپڑے پر کوئی نشان لگانا ضرور ہے تاکہ پہچانا جاوے۔ اگر کوئی کسی اور بات کی بابت دریافت کیا چاہتا ہو تو بذریعہ چٹھی خبر دیجاویگی اور جو صاحبان اپنے لڑکوں کو بھیجا چاہتے ہیں تو ہمکو اطلاع دیدیں۔ اور خط و کتابت پادری ای ایم ویری صاحب یا پادری جے۔ ایم گکوب صاحب سے کرنا چاہئے +

کمتی فوج

میجر ٹکر اور دیگر کمتی فوج کے لوگوں نے جن کو حال میں مسٹر واسا بھائی ترام جی نے قید کیا تھا مجسٹریٹ کے فیصل کے ہائی کورٹ میں اپیل کی ہے یقین ہے کہ اُسکی سماعت ہو کمتی فوج کے لوگ مدت سے چاہتے تھے کہ اعلے عدالت سے کوئی فیصلہ اپنی کارروائی کا حاصل کریں چونکہ فی الحال میجر ٹکر کو سوائے قید بغیر جرمانہ ملی ہے کہ جسکو دیگر رہا ہوئے پس وہ خیال کرتے ہیں کہ بہت بڑے مصارف کے بعد قانونی کارروائی کرنا مناسب ہر حال کی حالت کے معائنہ سے حکام کی تعریف نہیں ہو سکتی کیونکہ انہوں نے قانون کو کھینچکر ایک لایق گر مجوش گروہ کو سزا دی ہے +

مراسلات

پالن پور اور گھوری

صاحب اڈیٹر نورافشاں۔

ابھی چند روز کا عرصہ ہوا ایک تیلی کی لڑکی مرگئی تھی اُسکے وارث اُسکو مسان میں جلا رہے تھے۔ لالگر کے اکھاڑے سے دو اگھوری بھوتوں کی طرح دوڑتے ہوئے آئے اُس جلتی ہوئی لڑکی کو مسان سے نکال لے بھاگے۔ تیلیوں نے بڑی مشکل سے لڑکی اُن کے ہاتھ سے چھین لی۔ اور انکو گرفتار کرکے پولیس کے حوالہ کئے۔ مقدمہ چالان عدالت ہوا۔ اُنھوں نے کہا خبردار بچہ لال ہمیں نہ ستاؤ ہم وہ لوگ ہیں کہ ایک مدت تک ہمنے اپنا بول و براز زمین پر گرنے نہیں دیا یہانتک کہ سب کے سب کھالیا (لاحول ولا قوۃ) ہنگ تھوم مجسٹریٹ پرانی تعاش کے آدمی تھے (ابھی عقد دل ہیں) اتنا سُنتے ہی ہوش باختہ ہوگئے دل دھکڑ پکڑ کرنے لگا آخرکار ڈر کے چھوڑ دیئے +

ان دنوں میں ایک اور گھوری وارد ہوا اکثر ہندو اور مسلمان اُسکے معتقد ہیں۔ شب و روز اُسکے اکھاڑے پر نقارہ بجا کرتا تھا۔ دن بھر تو نقارہ کی آواز سے لوگوں کو تکلیف نہ ہوتی تھی البتہ رات کو نازک مزاجونکی نیند بدمزہ ہو جاتی تھی مگر کسی کو یہہ جرات نہوتی کہ جاکے اگھوری سے دو حرف تو کہے +

اسمیں کچھ شک نہیں سب لوگ ایک ہی مزاج کے لوگ نہیں سکتے۔ ہمسایہ میں ایک جنٹلمین پارسی بھی تو رہتا تھا چند روز تک تو یہہ سب مصیبتیں سہتا رہا۔ آخرش آدمی ہی کہانتک برداشت کر سکتے۔ ایک شب کو حضرت پارسی جا ہی تو شامیں گئے اور خوب صلواتیں سنائیں۔ ہمنے سنا ہے کہ دو تین جوتیاں بھی طڑاق طڑاق لگا دیں۔ اگھوری دم دبا کے بھاگا اور دوسری جگہہ چھوڑ دی۔ ابھی ایک اور جگہہ ٹھہرا ہوا ہے۔ اُسکے معتقدوں نے ایک چھپر بھی بنا دیا ہے۔ ایک روز اُس سے ایک وحشیانہ حرکت بھی ہوگئی (جسکا بیان لکھتے ہمیں شرم آتی ہے) تو بھی اُنکے اعتقاد میں فرق نہیں آتا بدستور اُسکی پوجا کرتے چلے جاتے ہیں اب بس بھوے بن کو کیا کہئے +

نہیں معلوم ایسی عجیب مورتیاں دیسی ریاستوں ہی کیوں حشرات الارض کی طرح جھکتی نظر آتی ہیں۔ غالباً اُسکی وجہہ یہہ ہوگی کہ یہاں پر اُنکی ٹھیک پوجا ہوتی ہے ہمنے سنا ہے اس قماش کے لوگ انگریزی شہروں میں نہیں دیکھے شاید پولیس واجبی مواخذہ کرتی ہو یا مدد فوراً اگلی خ تجویز کیا جاتا ہوگا +

راقم

حسام الدین از پالن پور

پالن پور اور زلزلہ زمین

صاحب اڈیٹر نورافشاں۔

تسلیم۔ ماہ مارچ کی تاریخ ۸ کو رات کے آٹھ بجے میرے بھائی مجھسے تواریخی باتیں کہہ رہے تھے اور میں کمال اطمینان سے سُن رہا تھا۔ دفعتاً جانب جنوب سے بڑی زور سے ایک آواز آئی گویا زمین کے اندر ابر گرج رہے ہیں۔ یہہ آواز چار پانچ سکنڈ سے زیادہ نہ ہی ہوگی۔ آواز کچھ دھیمی ہوگئی تھی اور زمین نے جھٹکا کھایا۔ میرے گھر کی کھپریل گھٹن سے ہل گئی +

گذشتہ سفر کی ۳ تاریخ کو رات کے سات بجے مہیب آواز کے ساتھ سخت زلزلہ آیا۔ شہر غارت ہونے کا خوف ہوگیا تھا چونکہ زلزلہ سخت تھا۔ زلزلہ کے سبب کئی جگہہ پر زمین شق ہوگئی گھروں پر سے کھپریل گر گئے۔ شہر میں بہت کم گھر ہونگے جنکو کم و بیش صدمے نہ پہونچے ہوں۔ چار روز دیوانوں کی محلوں کی دیواریں شق ہوگئیں۔ بڑے بازار کی مسجد کو زلزلہ لے سخت صدمہ پہنچایا۔ لوگ خیال کرتے ہیں کہ اسکی مرمت میں پانچ چھہ ہزار روپیہ صرف ہونگے۔ ہندوؤنکو بھی اپنے مندر کی مرمت کے بندرہ بیس ہزار روپیہ خرچ کرنے پڑینگے۔ پالن پور اور اُسکی اضلاع میں چھہ سات آدمی صرف زلزلہ کی دہشت سے مرگئے۔ لوگوں نے گھر چھوڑ اپنے اپنے دالان میں رہنا اختیار کیا۔ آواز اور زلزلہ کے وقت نازک مزاج لوگوں کو غش آگیا۔ ہاتھیوں نے فیل خانوں میں زنجیریں توڑ ڈالیں۔ چوپایوں کے گلے دہشت کے سبب تتر بتر ہوگئے۔ کوؤں میں پانی چڑھ گیا ندیاں جوش میں آگئیں۔ جس روز ندیوں کو طغیانی آئی ابر کا نام نہ تھا۔ گو آجکل خفیف خفیف زلزلے مرہ بعد اخری ہوتے رہے مگر پہلا زلزلہ نہایت ہولناک تھا +

راقم

حسام الدین بوہرہ از پالن پور

جناب نورافشاں صاحب دام اقبالہ

تسلیم بعد تعظیم ۔ یہہ چند شعر بیت جل طلب خدمت والا میں ارسال ہیں اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر ممنون کیجئے۔

اشعار

خراش سینۂ بلبل زنوک خار گذشت
ہنوز آبلہ در پائے شیشۂ حلبی ست

دیگر

سنبل تراش گلشن آئینۂ طوطی ست
فوارہ گجات کہ شبنم وضو کند

دیگر

تفاوتے رو عدم ہست از پری آہنگ
ہنوز شیشۂ نشۂ عالم دگر ست

دیگر

کوثر بدل شود مے بیدار و از خطاست
مستان عرق زآتش دوزخ کشیدنی ست

دیگر

دمتی کہ در بدخشان بنج برخسار گردد
فالودہ رشتی خلستحال مار نگر دد

الراقم دیوی دیال طالب علم سوم مڈل شن سکول چھاونی جالندھر

منقولات

از گہوارہ تا گور

گہوارہ سے گور تک انسان کی زندگی عجیب الجھن میں گذرتی ہے اس سے زیادہ اور کیا الجھن ہوگی کہ اُسے اپنے اِس عالم میں آنے کی بھی خبر نہیں نہ اُسکو یہاں کے آنے میں مداخلت ملی۔ دوسرے کی مرضی پر اسوقت شاید یقینی نہو) یہاں کو دنیا میں آنا نصیب ہوا نہیں معلوم کہ کیوں آئے کب آئے اور کہاں سے آئے نہ یہہ معلوم کہ ہم کیا تھے اور کیا ہوگئے اسیطرح ہمارے یہاں جانے میں بھی کوئی ہم سے صلاح نہیں لیتا ہے بلکہ برخلاف اِسکے ہمارے بغیر اطلاع اور جب کہ ہمیں سخت ناگوار ہو ہمیں یہاں سے باہر نکالتے ہیں ہمارے نکالنے میں ذرہ بھی تامل نہیں کیا جاتا۔ بات بات پر نکالے جاتے ہیں اور نکلنے میں خبر نہیں کیجاتی کہ کہاں لیجاتے ہیں اُس برگ خزاں رسیدہ کی طرح جو شاخ پر کانپ رہا ہو کہ اب گرے اب گرے اور جیسے آخر کو ہوا کا جھونکا جانے کہاں سے کہاں لیجائے ہم بھی خدا جانے کہاں پھینکے جاتے ہیں اُن لاچاریوں پر بھی کسی نے ہمارے کان میں یہہ پھونک رکھا ہے کہ جو کچھ ہیں ہم ہی ہیں تمام عالم ہمارے لئے پیدا کیا گیا ہم جو چاہیں کریں ہاں حضرت انسان یہہ خبط تمہارا غضب کا ہے +

ہزاروں حماقتیں کرکے اور لاکھوں لاچاریوں کے بعد تم ہی موجود ایسا سمجھ رکھا ہے عقل کا تمہارے یہہ حال ہے کہ خدا کو بھی ابتک نہیں پہچانتے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ یہہ عالم کیا ہے اور اِسکے بعد کیا ہوگا اختیار کا جو تمہارا حال ہے وہ ناگفتہ بہ + کہ ساری زندگی تمہارے اتفاق پر ہے کہ اتفاق سے جیسے یہاں پیدا ہوئے ویسے ہوگئے یا اُلٹے ہی میں جیسے تعلیم ہوئی ویسے نکل گئے یہہ دونوں باتیں بھی تمہارے اختیار میں نہیں۔ شادی و غم کے پھندے ہو ایک کے سر دیا دوسرے کے غم میں تمہارا عجب حال ہوتا ہے زندگی تمہاری کیسے دھوکے میں گذرتی ہے کہ رات دن تلاش ہے تو اُس چیز کی جو کسی کو نصیب نہوئی وہ حالت ہے بے نفس جسکے لئے تم پہلے سے قبر تک سرگردان رہتے ہو کسی نے آنکھ سے نہیں دیکھی۔ ہے بے نفس یعنے دنیوی راحت کو کسی نے خواب میں نہیں دیکھا دنیا میں آجتک چین کسے نصیب ہوا ہے بے نفس۔ ہائے ہے بے نفس۔ تیرے نام کا زمانہ گوشتاق پایا مگر تو کہاں جسے دیکھے تیرے تغافل کا کشتہ ہے جس سے ملتے تیری جان کو روتا ہے تیرے اقرار ہمیشہ جھوٹھے نکلے اور تیرے اسباب بیہودہ کون ہے جس پر تیرے نقرے نہیں چلے۔ نہ تیرے وعدے کبھی پورے ہوتے نہ انتظام اسکا مثل خمیدہ اور مایوسی اسکی رفیق ہے انتظار میں بیچارے تصور کی جان پر بن گئی اور مایوسی سے ہر شخص کو رات دن کا سامنا سمجھے جنہوں نے اِسے نہیں دیکھا وہ جانے کیا سمجھے ہوئے ہیں جنکو سابقہ پڑگیا وہ تمام عمر روتے رہے یہہ وہ آفت روزگار ہے جسنے اپنے چاہنے والوں کو جانے کیسے کیسے ناچ نچائے کیسے کیسے کنوئیں جھنکائے کیسے کیسے سبز باغ دکھائے کسی نے اسکو عیش میں ڈھونڈھا کسی نے اِسکے لئے نفس کو مارا کسی نے تحصیل کمال کا یہی نتیجہ سمجھا کوئی اُسکے دُھن میں دنیا و عاقبت کھو بیٹھا۔ غرض اِس فتنہ دہر نے ہر شخص کو ہر رنگ پر لگایا اور آپ الگ رہی ایک زمانہ کو محو رکھا اور آپ کسی کے بس کی نہوئی فقرا نے دیکھا کہ یوں بس میں نہیں آتی تو اُلٹی چال چلے اِس سے بھاگنے تو شاید یہہ ساتھ دوڑے اِس سے بیزار رہئے تو شاید چاہنے لگے لیکن یہہ اِن چالوں میں کب آتی تھی۔ لیکن نہیں کبھی بے تلاش بھی مل گئی اور بے انتظار ہی آگئی اور جنہوں نے اسکی تلاش میں جان لڑادی اُنکے پاس بھی نہیں پھٹکی نہیں زیادہ تصور ڈھونڈھنے والوں کا ہے کہ اِسے اکثر وہاں ڈھونڈھتے ہیں جہاں یہہ جاتے نہیں۔ قارون نے دولت میں۔ سکندر نے سلطنت میں۔ قیس نے جنون میں۔ فلاطون نے فنون میں ڈھونڈھا اور کسیکو نہ ملی۔ دولت میں۔ سلطنت میں صعوبت جنون میں خواری اور فنون میں لاچاری کے سوا کچھ نہ ملا۔ ہاں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے نادر ہے۔ نپولین سے کچھ دنوں تپاک رکھا مگر اِس سے غرض صرف اتنی تھی کہ پھر فراق کے صدمہ بھی اُٹھنے ہی جانکاہ دیئے جائیں جنکو اُسنے ایک نگاہ بھر کر دیکھ لیا اُنکو ستم روزگار کی کیا حاجت۔ غرض آپ نے دیکھا کہ ہے بے نفس کیسے بس کی نہیں یہانتک کہ رسائی بھی کیسی مشکل ہے گو چاہتے سب ہی ہیں کہ کسیطرح ہاتھ آئے۔ نازک مزاجوں اور عالی دماغوں کی طرح اِسکے یہاں کسیکو بار بہت دشوار ہے اسکی بارگاہ بڑی ہے یہانتک پہنچنا بڑے حوصلے کا کام ہے۔ فرض کریں کہ اسکے کاشانہ پر اسوقت سب جمع ہیں اور باریابی کی تدبیریں کر رہے ہیں دروازہ پر آرزو نگاہ بہرہ ہے جو بے اطلاع کسیکو آنے نہیں دیتیں۔ دو چار بوڑھے اگلی وضع کے نیکبخت سیدھے سادھے لوگ بے اطلاع جانے لگے اِس پر اُنہیں روکا اور پوچھا کہ تم کون ہو کہا ہم اگلے وقت کے لوگ ہیں خدا کے فضل سے تیرہ سو برس سے مسلمان کہلاتے ہیں اتنا بھی ہمارا حق نہیں کہ بے اطلاع جاسکیں جواب ملا کہ ابھی نہیں بلکہ گورے ادھر نہیں بہت سے حکیم فلاسفر عالم آئے اور اطلاع کرائی جواب آیا کہ پھر آنا۔ دولت و اقبال کی اطلاع کی گئی جواب ملا کہ گھر میں نہیں ہیں۔ جوانی اور حسن جمال کی طرف سے اندیشہ ہوا کہ انہیں بھی مایوسی نہ ہو کہیں یہہ بھی نہ رہ جائیں مگر اُنکو بھی جواب ملا کہ ابھی فرصت نہیں۔ دل دردمند خونی جگروں کو کہلا بھیجا کہ تمہارا یہاں کیا کام سلطنت و حکومت کی اطلاع بڑی دھوم سے ہوئی جنکے لینے کو اندر سے تزک و احتشام بہت کروفر کے ساتھ آیا مگر خود بدولت کا پتہ نہیں غل ہوا کہ کہاں گئیں۔ کہاں گئیں پتہ لگا کہ کسی غریب کے یہاں قناعت کے ساتھ چھپ کر نکل گئیں وہاں سے خیال میں کسیکے ساتھ ہولیں یکان پر نہیں تلاش کیجئے تو مل چکیں گھر پر تو اُسے ملیں گی جسنے اپنی آرزوؤں کا خون کیا ہوگا کہ اسوقت تعزیت کو ضرور آتی ہیں +

از گلدستہ ہند

اخبارات تار برقی

کلکتہ ۔ ۱۶ مارچ ۔ وزیر خزانہ نے بیان کیا کہ میں پیشین گوئی نہیں کرتا کہ شروع ۱۸۸۴-۸۵ء میں خزانوں کی کیا حالت ہوگی بجز اسکے جو بیان ہو سکتا ہے وہ یہہ ہے کہ ہم ایک توفیر ۴۵۷۰۰۰ پونڈ سے ۱۸۸۳-۸۴ء شروع کرتے ہیں اور جو تخمینہ ۱۸۸۳-۸۴ء کے لئے ہے وہ نہایت احتیاط سے تیار ہوا ہے۔ ملک کی سرسبزی ترقی پذیر ہے اور اگر قحط نہ پڑا تو اور زیادہ بڑھیگی نتیجہ یہہ ہوگا کہ جو آمدنی مسکرات نمک اسٹامپ ریلوے وغیرہ کی ہے وہ برابر بڑھتی جائیگی اور آخر میں جو کمی محصول نمک کی ہوا ہے اس سے خزانہ کی حالت میں تقویت آگئی ہے اور ایک آمدنی اسواسطے محفوظ کی گئی ہے کہ اگر کوئی افسوسناک حالت پیش آئے تو اسکا استعمال کیا جاوے اور جنگ افیون اور روپیہ کی قیمت ایسی کم و بیش جیسی حال میں دیکھی گئی ہے ہو اگر یہی تب تک حالت خزانہ ہندوستان میں کچھ حرج و کمی پہنچنے رہیگی +

میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ کسی حالت افسوس سے خیال رجوع کیا جاوے بلکہ برخلاف اسکے ہر ایک وجہ یقین کرنے کی ہے کہ ملک تمام مشکلات کو جو آئندہ وقوع میں آئیں برداشت کر سکیگا +

لائسنس ٹکس کے بارے میں یہہ بیان کیا گیا ہے کہ فی الحال کسی ترمیم کی حاجت نہیں ہے گو گورنمنٹ حال کے ٹکس کی کمی بیشی تسلیم کرتی ہے لیکن اسنے تمام آزادی کو اپنے لئے محفوظ رکھا ہے جیسا مناسب ہوگا آئندہ انتظام کیا جائیگا +

شاک نوٹ صرف ایک لاکھ ۶۳ ہزار پونڈ کے اسسال خریدے گئے لیکن بہت بڑے تجربہ سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ آیا اس ملک میں اس تجویز کو تکمیلی ہوگی اور یہہ آزمائش کرنے کے لائق ہے یا نہیں کوئی اشتہار غالباً اس بارے میں جاری ہوگا +

پوسٹ آفس سیونگ بنک یکم اپریل ۱۸۸۲ء سے جاری کیا گیا تھا فی الحال ۲۴۴۰۰۰ پونڈ جمع ہے روپیہ جمع کرنے والوں کی تعداد ۳۱ دسمبر ۱۸۸۲ء کو ۳۱۶۹۰ شخص تھیں ۲۸۷۷۰ ہندوستانی تھے ۔ ہندوستانیوں کی تعداد بہ نسبت پریسیڈنسی کے سیونگ بنکوں کے ڈسٹرکٹ سیونگ بنکوں میں زیادہ تھی +

ہندوستان میں ۳۱ مارچ ۱۸۸۳ء کو بعد مجرا کے بل ہائے سکرٹری اسٹیٹ کے بابت سال حال جنکی تعداد ۵۰۴۲۰۰۰۰ پونڈ اسٹرلنگ ہے نقد بقایا ۱۳۸۴۰۰۰ پونڈ ہوگی +

معمولی چار فیصدیکا قرضہ ان تعمیرات کے کاموں کے لئے جنسے فایدہ ہوگا لیا جائیگا اور یہہ قرضہ اسی سال میں لیا جاویگا اسکی تعداد ۲۵۰۰۰۰۰ پونڈ ہوگی اسکی کل تفصیل ۲ جولائی تک مشتہر ہوگی نقد بقایائے ہند کا تخمینہ ۳۱ مارچ ۱۸۸۴ء کو ۱۱۶۹۷۰۰۰ پونڈ ہوگا لیکن یہہ تخمینہ کم ہے غالب ہے کہ بڑھ جاوے +

مدراس ۔ ۱۷ مارچ ۔ آج بعد دوپہر کے حضور گورنر مدراس یہاں رونق افروز ہوئے اور چند روز مقیم رہکر اوٹاکمنڈ کی طرف نہضت فرما ہونگے +

سر فریڈرک رابرٹس صاحب نے آج صبح مدراس کی والنٹیر گارد کا ملاحظہ فرمایا +

پیرس ۔ ۱۷ مارچ ۔ یہاں اس بات کا ڈر از حد ہو رہا ہے کہ کل کوئی فتنہ پیدا ہوگا +

لنڈن ۔ ۱۸ مارچ ۔ وائٹہال کے مفسدوں کی گرفتاری کیواسطے ایک ہزار پونڈ کا انعام مقرر ہوا ہے ۔ مسمی ولش جو ڈبلن کے قتل میں کیری کی شہادت سے مجرم قرار پایا تھا چونکہ واردات سے پیچھے شامل ہوا تھا اسلئے رہا کیا گیا ہے +

پیرس ۔ ۱۸ مارچ ۔ آج جس فساد کے واقع ہونیکا خطرہ لاحق ہو رہا تھا وہ رفع ہوگیا ہے شہر کے امن میں بالکل خلل نمودار نہیں ہوا +

طہران ۔ ۱۸ مارچ ۔ ۲۷ فروری کو ۱۰ روسی پیادہ بٹلین عشق آباد کو جاتی ہوئی چکیشلیر میں پہنچیں +

لنڈن ۔ ۱۹ مارچ ۔ کل لیڈی فلارنس ڈکسی صاحبہ پر جبکہ وہ اپنی زمین پر ٹہل رہی تھیں دو آدمیوں نے جو زنانہ لباس میں ملبس تھے حملہ کرکے دو دفعہ انکو زخم لگائے مگر بسبب سنگین کوڑتی کے جو انہوں نے پہنی ہوئی تھی جانبر ہوئیں ۔ خود حفاظتی میں انکو ہاتھ پر بھی زخم لگے اور کتے نے جو ان کے ساتھ تھا انکی جان بچانے میں بڑی مدد کی ۔ اس حملہ کی وجہہ یہہ ہے کہ کچھ عرصہ گذرا ہے کہ لیڈی ڈکسی صاحبہ نے لینڈ لیگ کو اپنے آرٹیکلوں میں مذموم ظاہر کیا تھا +

لنڈن ۔ ۲۰ مارچ ۔ کل رات کو ہوس آف کامنز میں قانون دیوالیہ کی ترمیم دوبارہ پیش ہوئی ۔ اب مسودہ اعلے کمیٹی میں جائیگا +

ہوس آف کامنز میں انڈر سکرٹری صیغہ خارجیہ نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ میڈغاسکر کے سمندروں میں جو برٹش جہاز ہیں گورنمنٹ انکی طاقت نہیں بڑھانا چاہتی +

سر ڈبلیو ہارکورٹ صاحب نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ دار الخلافہ کی پولیس میں سرکاری مکانات کو ڈینامیٹ کے صدمہ سے محفوظ رکھنے کیواسطے ۵ سو جوان کی زیادتی کیجاویگی +

بمبئی ۔ ۲۰ مارچ ۔ روسی اخبار گولوس نامی اسلئے چھ ماہ کیواسطے بند کیا گیا ہے کہ اسنے گذرے ۲۵ سال میں گورنمنٹ کی اصلاح کو لغو طور پر ظاہر کرکے پبلک کے دل میں اضطراب پیدا کرنے کی سعی کی تھی +

لنڈن ۔ ۲۱ مارچ ۔ کل رات ہوس آف کامنز میں انڈر سکرٹری معاملات خارجیہ نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ انگلستان فرانس اور میڈغاسکر میں امن پیدا کرنے کے لئے سعی کرنے کے بدون کچھ نہیں کر سکتا ۔ لارڈ ڈفرن صاحب ماہ مئی کے شروع میں انگلستان کو مراجعت فرما ہونگے ۔ اور راستہ میں قسطنطنیہ میں ٹھہرینگے +

پیرس ۔ ۲۲ مارچ ۔ مانسیئر ڈی برزا آج پھر تحقیقات دریائے کانگو کے لئے روانہ ہوئے +

لنڈن ۲۲ مارچ ۔ سر جارج جیسل نے قضا کی +



لنڈن - ۲۳ مارچ - حضور ملکہ معظمہ بمقام ونڈسر ایک زینہ پر لڑکھڑا کر گریں جس سے کسیقدر چوٹ آئی اور اب اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلتیں - ابتدا میں چوٹ بہت خفیف سمجھی گئی تھی مگر گھٹنے میں جوڑ کے پاس اسقدر ورم ہے کہ اپنے کمرے سے باہر آنیکی قابل نہیں ہیں +

تازہ اخبارات کیپ سے منکشف ہوا کہ زرقہ بوئر نے ملک لنڈولینڈ چھوڑنے سے انکار کیا اور اپنی فوج کثرت سے جمع کر رہے ہیں - جنرل مارک وڈ صاحب نے تقصاکی +

لنڈن - ۲۴ مارچ - لفٹنٹ جنرل لارڈ اے جی رسل افواج کناڈا کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے ہیں +

واشنگٹن - ۱۰ مارچ - سنا گیا کہ یہاں کے وزیر برٹش نے سکرٹری آف اسٹیٹ گورنمنٹ یونائیٹڈ اسٹیٹ کو لکھا ہے کہ جو الفاظ ملایم استعمال کرنے کے ڈنامیٹ کے فرقہ کو (یعنے اُس گروہ کو جسکے ذریعہ سے آگ لگانیوالا مصالح آتا ہے) اجازت دیجاتی ہے کہ وہ الفاظ سخت دونوں ملکوں کے تعلقات دوستانہ میں فرق ڈالنے کے باعث ہوتے ہیں +

شملہ - ۲۴ مارچ - گورنمنٹ انڈیا کو ان افواہوں کی اطلاع دیگئی ہے جو مشتہر ہوئی ہیں کہ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ افیون کی ذخیرہ کو فروخت کر ڈالے اور اُسکی تائید ازخفظ کی پالسی کو چھوڑ دے - یہہ افواہیں محض بے بنیاد ہیں - فنیانشل بجٹ کے پیراگراف ۷۰ فقرہ ۴ پر توجہ دلائی جاتی ہے جسمیں گورنمنٹ کا ارادہ صاف صاف بیان کیا گیا ہے کہ اُن صندوقوں کے نمبر گھٹادئے جائینگے جو بمقام [illegible] میں فروخت کئے جائینگے جنکی تاریخیں بموجب اشتہار نمبر ۲۲۳ مورخہ ۲۸ جون ۱۸۸۹ء مشتہر ہیں ممکن ہے کہ ایکٹ میں کمی کی صحیح تعداد جبتک کہ موسم حال کے نتایج معلوم ہوں ظاہر ہو جاوے لیکن اگر ابھی حقیقتاً یہہ کمی نہ ہو تو ۵۰۰ ۲ صندوق فی ماہ یعنے وہ تعداد جو فروخت کیجاویگی یکم اپریل سے دسمبر ۱۸۹۰ء تک ..... صندوقوں سے زیادہ نہ ہوگی

یہہ ممکن ہے کہ تھوڑی ذخیرہ رکھ لیا جاسے لیکن درحقیقت وہ بجٹ اسطرح پیراگراف ۷۰ صفحہ ۶۵ فنیانشل بجٹ میں جانچ کیجائیگی کہ ۹۰-۹۱ صندوق ۳۱ دسمبر ۱۸۹۰ء تک موجود ہیں کوئی بڑی کمی ذخیرہ وتوفیر میں نہیں چاہی گئی اور فی الحال کوئی تجویز درپیش ہے +

لنڈن - ۲۵ مارچ - شک ہے کہ کارخانہ بجوں جیتھم ڈائنامیٹ کے اُڑا دینکی سازش ہوئی چنانچہ حکام بہت ہوشیار ہوگئے ہیں +

جو شخص نمبر اقتل ڈبلن میں شریک تھا شبہ ہے کہ وہ میکسیکو کو نکل بھاگا اب اسکا تعاقب نہیں ہوسکتا ہے +

مسٹر شنڈلا ممبر پارلیمنٹ سفیلڈ میں بیمار ہیں +

کلکتہ - ۲۶ مارچ ۱۸۹۰ء - آج صبح بنگال کے لفٹنٹ گورنر کلکتہ سے دارجلنگ کیطرف روانہ ہوگئے ہیں انکے ہمراہ ریل کے اسٹیشن تک کلکتہ کے والنٹیر کی ایک سوار کمپنی گئی تھی بہت سے بزرگ صاحبان الوداع الوداع کو حاضر تھے +

لنڈن - ۲۷ مارچ ۱۸۹۰ء - پولیٹیکل پولیس کا ایک دستہ بمقام لنڈن میں جمع کیا جاتا ہے جسکا کام یہہ ہوگا کہ مخفی سوسائٹیوں کی مجلسوں اور فتنہ انگیزوں کی حرکات کو دیکھتا رہے -

کل بمقام برائیٹن میں ڈیوک آف کیمبرج نے والنٹیر کی قواعد دیکھی بائیس ہزار پانسو والنٹیر اس موقع پر حاضر تھے جنہوں نے بڑی عمدہ طور سے بہت قواعد کی +

کیپ کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے فیصلہ کیا ہے کہ قوم بوئرس پر جو مقام شبولینڈ کو خالی کرنے سے انکار کرتے ہیں تشدد عمل میں لایا جاوے اور یہہ بھی خوف ہے کہ اس بارے میں سخت تکلیف اُٹھانی پڑیگی +

لودیانہ

پارسی آوریجنل وکٹوریا ناٹک کمپنی روزمرہ تماشہ کرتی ہے اور شہر کے باشندگان اکثر ان تماشوں کو دیکھنے کیواسطے جاتے ہیں بہت لوگ ان تماشوں کو اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرکے دیکھتے ہیں - ایسے اشخاص نہایت ہی بیوقوف ہونگے اگر کوئی نیک نصیحت ان تماشوں سے حاصل نکریں جو آیندہ کو انکی زندگی میں منفعت کا باعث ہو +

ذیل میں ہم ایک دوستانہ رقعہ جو تہوار ہولی کی تقریب پر دقص وسرود کی محفل میں شریک ہونیکی دعوت میں لکھا گیا تھا درج اخبار کرتے ہیں اور اہل ہنود سے التماس کرتے ہیں کہ اس رقعہ کی عبارت و ترتیب الفاظ پر غور کریں اگرچہ اُسوقت ہولی کے گرد وغبار و رنگ آمیزی بہار کی دُھن میں آکر یہہ رقعہ لکھا گیا ہے مگر ہمکو یقین ہے کہ عقل انسانی اور تمیز کو کام میں لاکے جبکہ اس لذت کے خیال غبار کا زور ہو چکا ہے اہل ہنود اپنے اس لکھے پر ضرور کسی نکسی قدر شرمندہ ہونگے +

شروع دعوت میں میزبان نے اپنے دوستوں سے التماس کیا ہے کہ ای دوستو آنکھیں کھولو کسواسطے بہ اسواسطے کہ ہم رنگ و گلال گرد وغبار سے تمہاری آنکھیں اندھی کرینگے - اور پھر یہہ حرکات شکرگذاری کا عین فرض جتلائی ہیں - مناسب تو تھا کہ انتظام موجودات کے ساتھ ہم آواز ہوکر موسم بہار میں اپنے حقیقی معبود کی شکرگذاری کی ہوتی مگر اسکے برخلاف اسکی تحقیر کی ہے اور اپنے زندگی کے مرکز کو چھوڑ کر انسانی حلقہ سے گمراہ پھرتے ہیں - اپنے مالک کو بھول کر دنیا کے عیش و عشرت پر جان کو فدا کرتے ہیں - کیا ہی خوب کسی نے کہا ہے کہ بیل اپنی چرنی کو پہچانتا ہے - اور گدھا اپنے مالک کے گھر کو مگر انسان (اشرف المخلوقات) نہیں جانتا کہ میرا مالک کون ہے اور وہ رقعہ یہہ ہے +

عنایت فرمائے دوستان لالہ ـــــ صاحب زاد عنایتہ

دوستو آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ دریا بہار پر آئے حقیقی نے گلشن عالم پر اپنے فضل وکرم کی باد بہاری اور بندہ نوازی کی آبیاری سے موسم خزاں کو موسم بہار سے بدلکر کیا بہار افزائی کر رکھی ہے کہ ہر ایک شجر پر جیسے برگ و بر ہوگیا تھا نئی نئی شگوفہ کاری کر رہا ہے

حضرت کو تکرار ووسعت حاصل ہو۔ سر سبزی اشجار زندہ دلوں میں بہاری بہار کا سماں باندھکر دکھلا رہی ہے اسلئے ہمیں بھی عین نیز پیسے تفصلات نافشاں ہی کے مبارک موقع پر اسکی شکر گذاری کے عوض کو ادا کرنیکے لیے ان ایام فرحت انجام کو نشاط طرب کے باہمی جلسوں سے رونق تازہ کے ساتھ سرانجام کو پہنچاویں لہذا بغرض تفریح دوستان صمیم اور زندہ دلان حلیم بتقریب تیوہار ہولی برابر سہ رات ۲۱ مارچ سے ۲۳ مارچ تک خاکسار کے مکان میں جلسہ رقص و سرود قرار پایا ہے امید کہ بقول ع غنیمت جان مل بیٹھنے کو ۔ زیب افزائے جلسہ ہوکر رونق افروز محفل ہو ویں +

ادھر سے رنگ ہے اودم اودھر سے ہم +
گلال عبیر ملیں شبہ یہ ہوکے خوش ہر دم +
خوشی سے بولیں ہنسیں ہولی کھیلکر باہم +
بہت دنوں سے ہمیں تو تمہارے سر کی قسم +
اسی امید میں تھا انتظار ہولی کا

کیفیت حفظان صحت پنجاب

۱۔ اس ہفتہ میں اس ملک میں تمام ۱ ضلعوں سے ۹۰۰۷ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ پچھلے ہفتہ میں ۹۵۵۱ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ۵۵۴۳ ہوئی تھیں۔ اوسط اموات سالانہ بحساب فی ہزار آبادی علی الترتیب ۹۰ و ۳۱ و ۲۰ و ۲۰ تھی +

۲۔ ہیضہ سے کوئی موت درج رجسٹر نہیں ہوئی +

۳۔ چیچک سے ۲۰۲ اموات درج رجسٹر ہوئیں پچھلے ہفتہ میں ۲۲۹ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ۳ ہوئی تھیں +

۴۔ بخار سے ۱۷۶۳ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ پچھلے ہفتہ میں ۷۷۸۵ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ۴۰۹۷ ہوئی تھیں +

۵۔ اسہال سے ۱۸۰ اسپینگی بیماری سے ۵۰ و سانپ کے کاٹنے سے ۳ و سگے کے کاٹنے سے ۱ و دیگر نام بواعث سے ۷۵۲ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ پچھلے ہفتہ میں علی الترتیب ۲۳ و ۶۲۶ و ۹۳ و ۷۶۲ و ۵۰ اور ۳۱۷ و ۶۴۴ و ۱ و ۱۳۰ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں +

۶۔ ایک سال سے کم عمر بچوں میں ۲۰ ہزار پچھتر نفس اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ ان میں سے ۱۰۳۲ لڑکے و ۹۴۳ لڑکیاں تھیں +

۷۔ ۴۸ بڑے میونسپل قصبات میں ۷۰۰ اموات (۴۳۱ مرد و ۲۶۹ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۲۹ ہے اور ۱۹۰ پیدایش (۵۰۳ لڑکے و ۴۶۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ ہے +

۸۔ ان قصبات کی پیدایش و اموات کی اوسط اس آبادی پر شمار کی گئی ہے جس کی مردم شماری ۱۸۶۸ء میں ہوئی تھی +

اس کیفیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں صحت کا حال درمیانہ ہے اور چند ان کسی خاص مرض کا زور شور پنجاب میں نہیں ہے اگرچہ موسم تبدیل ہو گئی ہے مگر کسی مرض نے زیادہ زور نہیں پکڑا ہے

لیک میموریل پرائز

(یعنے انعام تعدادی ۱۰۰)

اس سلسلہ کا دوسرا امتحان اخیر ماہ فروری ۱۸۸۴ء کو بمقام چند ذیل مضامین میں ہوگا تواریخ اہل یہود سلیمان کی موت سے یہود کی قید تک یسعیاہ نبی کی کتاب اول باب سے چالیس باب تک معجزات مسیح۔ اور تمثیلوں کے رومیوں خط۔ یہ امتحان تحریری ہوگا جواب خواہ انگریزی میں ہوں یا اردو میں جو شخص امتحان مذکور میں داخل ہوا چاہتے ہیں تو اپنا نام جناب پادری [illegible] صاحب مشنری امرتسر کے پاس یکم نومبر تک بھیجدیں۔ امتحان دہندگان کی عمر ۲۳ برس سے کم ہونی چاہیے اور صوبہ پنجاب کی پیدایش ہو۔ مذہب یا ذاتیت مذہب ملت فرقہ و ذات کی کچھ قید نہیں ہے۔ مدرسہ علم الٰہی کے طالب علم ادیہ میں اور امریکین والدین کے اطفال اس امتحان میں شامل نہیں ہو سکتے ہیں۔ کمیٹی کو اختیار دینے پر امتحان کے دیگر مقامات بھی مقرر ہو سکتے ہیں۔ سب انعام ۱۰ انعامات نقدی دیے جاینگے

المشتہر
[illegible] مشنری امرتسر

اعلان

ناظرین باتمکین اور اپنے مہربان کارپردازان صاحبان کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا جاتا ہے کہ آیندہ اگر کسی صاحب کو نقدین برائے اندراج اخبار نور افشاں ارسال فرمانا یا ایڈیٹوریل خط و کتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ ایڈیٹر مسٹر ابراہیم ڈیلی صاحب سے مشن پریس لودیانہ کے نام بھیجا کریں البتہ روپیہ و پیسہ کا حساب و کتاب متعلقہ اخبار ابھی میری تحویل میں ہے سو اسبارے میں ہر ایک صاحب کو مجھ سے مخاطب ہونا چاہیئے اگر نور افشاں کے نامہ نگاران اپنے اپنے مکتوب الیہ کو پہچان کر بہ ترتیب خط و کتابت نہ کریں تو کاتب و مکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اس صورت میں نور افشاں کا ذمہ وار ہونا سخت دشوار ہے +

المشتہر
پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اشتہار

بعدالت مسٹر کارسٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر منتظم جایداد ناداران مقام لودیانہ

مقدمہ ناداری نمبر ۳ مرجوعہ ۱۰ مارچ ۸۳ء

جو کہ مسمی شمبرداس ولد سوہا ذات سود ساکن ماچھی واڑہ نے درخواست ناداری حسب دفعہ ۳۴۴ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء عدالت ہذا میں پیش کری ہے اسلیے اشتہار ہذا برائے آگاہی قرضخواہان نادار مذکور مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسیکو نسبت نادار کے دعوی ہو عدالت ہذا میں ۲۳ اپریل ۸۳ء کو حاضر ہوکر ثبوت اپنے دعوے کا پیش کرے اور جو کچھ کسی قرضخواہ کو اپنے قرضہ کی نسبت دیکھنا ہو عدالت ہذا میں حاضر ہوکر دیکھ لیوے ۔ فقط

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا